مجلسِ احباب و اکابر

افکار و تاثرات

ماہنامہ الحق میں نظر سے گزرا کہ مولانا شیخ الحدیث
محمد عبدالرحمٰن صاحب کیمبلپوری طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ
مثواہ نے داعی اجل کو لبیک کہہ کر ہم مصیبت زدگان سے ہمیشہ کیلئے روپوش ہوئے۔ اس دردناک المیہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ مگر چونکہ کل من علیہا فان کے اٹل قانون کے مقابلہ میں کسی انسان کا بس چل ہی نہیں سکتا۔ لامحالہ اسکو انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر صبر کرنا ہی پڑے گا۔ ۱۹۳۶ء میں حضرت مرحوم کیساتھ مظاہر العلوم (سہارنپور) میں کچھ تلمذ کی زندگی بندہ کو نصیب ہوئی —— درس میں مولانا زکریا صاحب قدوسی (سہارنپور) من احق بالامامۃ کے مصداق کے تعین میں ہمیں سمجھایا کرتے تھے کہ جیسے مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبلپوری ہے تا۔ یہ ہیں اورع اور احق بالامامۃ

تصنۃ العشق لا انفصام لہا   وصمت ھھنا لسان الحال

دنیا خالی ہو رہی ہے۔ فیا اسفیٰ ولنعم ما قیل ——

ہمرہان رفتند سامان مروت بردہ اند   تو چہ مے جوئی مروت اندریں قحط الرجال

فلی بعداد طانی سکونٌ الی الفلاء   وبالوحش انسی اذ من الانس وحشتی

مرحوم کے اعزہ و اقارب و متوسلین کے لئے بذریعہ الحق یہ تعزیت پیش کر رہا ہوں۔

مولانا امین گل عفی عنہ صدر اساتذہ وخادم حدیث
دار العلوم اسلامیہ عربیہ ٹل

یوگنڈا زبان میں ترجمۂ قرآن

قبلہ والدم بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ (مولانا رحمت علی خان) نے اگرچہ اکتساب علم اورنٹیل کالج لاہور میں شمس العلماء مولانا عبدالحکیم کلانوریؒ اور شمس العلماء مولانا محمد عبداللہ صاحب ٹونکیؒ سے کیا تاہم آپ کا تعلق علمائے دیوبند سے رہا غالباً ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۲ء میں حضرت شیخ الہند محمود الحسن صاحبؒ کی بیعت طریقت سے مشرف ہوئے اور ان کی ہدایت کے مطابق سرکاری ملازمت ترک کر کے ۱۹۲۴ء میں دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں یوگنڈا (مشرقی افریقہ) چلے گئے جہاں آپ کا قیام ۱۹۳۲ء تک رہا۔ اس عرصہ میں آپ نے مقامی زبان یوگنڈی پر کامل عبور حاصل کیا۔ اور ۱۹۲۳ء میں سیرت النبیؐ پر ایک جامع تصنیف یوگنڈی میں شائع کی۔ اس زمانے میں بعض چھوٹے پمفلٹ بھی اسی زبان میں شائع فرمائے۔ زندگی کا آخری کام جو آپ نے انجام دیا ہے۔ وہ یوگنڈی زبان میں قرآن مجید کا کامل ترجمہ ہے۔ افسوس ہے کہ اب تک مالی مشکلات کی وجہ سے صرف ایک پارہ (تیسواں) شائع کر دیا جا سکا ہے۔ باقی مسودہ بحفاظت اس عاجز کے پاس رکھا ہے۔ ناچیز کی تمنا اور کوشش